بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر-11   مدیر: نعیم احمد نیّر   کتابت و ڈیزائننگ: رشید الدین، عاصم شہزاد،   ماہ-شہادت-ھش،1385 بمطابق-اپریل 2006ء   شمارہ نمبر 4

آنحضرت ﷺ کی سیرت پر پروگرام کا انعقاد

آپ ﷺ کا سلوک اپنے دشمنوں سے کیسا رہا

مورخہ 13 مارچ، بروز پیر، 2006ء کو شہر وارمز (worms) کے اسکول میں آنحضرت ﷺ کی سیرت پر ایک پروگرام جماعت فرنکن تھال کی زیرنگرانی منعقد ہوا۔ بائیس طلبا اور ایک استاد نے شمولیت اختیار کی۔ حاضرین کے سامنے ایک احمدی طالب علم عزیزم ارباب احمد نے آنحضرت ﷺ کے حالات زندگی پر نصف گھنٹہ کی تقریر کی۔ اپنے لیکچر میں عزیزم نے حاضرین کو تفصیل سے بتایا کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اپنی زندگی کس طرح گزاری، آپ ﷺ غار حرا میں کیسے عبادت کرتے تھے اور اسی جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل کی اور قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ مزید یہ کہ آپ ﷺ کی زندگی مخالفین میں کس طرح گزری اور آپ ﷺ کا سلوک اپنے دشمنوں سے کیسا رہا۔ عزیزم نے آپ ﷺ کی زندگی کے بہت سے پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد حاضرین نے اس تقریر پر مختلف سوالات کیئے، جن کے جوابات بہتر رنگ میں دیئے گئے۔ اس کے بعد جرمن زبان میں رسول کریم ﷺ کی باقی صفحہ ۴

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے لوگو! خدا سے ڈرو۔ اور درحقیقت اس سے صلح کر لو۔ اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے۔ وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے۔ وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادے سے اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر دور پھینک دیتا ہے۔ مگر اُس کی یہ **عجیب قدرتیں** اُن ہی پر کھلتی ہیں جو اُس کے ہو جاتے ہیں۔ اور وہی یہ خوارک دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ اور اس کے آستانے پر گرتے ہیں اور اس قطرے کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہو جاتے ہیں۔ اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں۔ تب وہ مصیبتوں میں اُن کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ وہ اُن کا متولّی اور متعہّد ہو جاتا ہے۔ وہ اُن مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آ سکتا اُن کی مدد کرتا ہے اور اُس کی فوجیں اس کی حمایت کے لئے آتی ہیں۔ کسقدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے۔ پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑو گے؟۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14، صفحہ 342.341)

اوفن باخ میں سیاسی لیڈروں سے ملاقات و اسلام کا تعارف

سیاسی پارٹی ایف، ڈی، پی کے پارلیمانی لیڈر جناب ولف گانگ کی شہر اوفن باخ میں آمد کے موقع پر جماعت احمدیہ کے افراد نے اُن سے ملاقات کی اور قرآن کریم جرمن ترجمہ کے ساتھ، اسلام میں حقوق انسانی، سیرت آنحضرت ﷺ پر مشتمل کُتب پیش کیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں۔ انہیں مسلم جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کے علاوہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی دعوت دی گئی جو انہوں نے قبول کر لی۔

اسی طرح Linke پارٹی کے رہنما جناب اوسکر لاؤفنٹین (Oskar Lofanteine) جو جرمنی کے وزیر مالیات رہ چکے ہیں، جب اوفن باخ تشریف لائے تو ان کو بھی جرمن ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا نیز اسلام کا معاشی نظام اور اسلام اور حقوق انسانی، نامی کتب کا جرمن ترجمہ پیش کیا گیا جو انہوں نے خوشی سے قبول کر لیا۔ اللہ تعالیٰ جرمن لیڈروں کو اسلام کی حسین تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے، آمین۔

(رپورٹ۔ میر عبدُاللطیف، اوفن باخ)

ریجن ہیسن ویسٹ میں اجتماع برائے واقفین نو و واقفات نو کا انعقاد

ریجن ہیسن ویسٹ میں 25 فروری 2006ء بروز ہفتہ، وقفِ نو کا اجتماع منعقد کیا گیا، اجتماع سے قبل والدین سے تحریری رائے لی گئی نیز میٹنگ کے بعد تمام ضروری انتظامات مکمل کیئے گئے۔

واقفینِ نو کی طرف سے عزیزم مزمّل احمد نے تلاوت کی جبکہ عزیزم سلمان احمد نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اجتماع کے افتتاحی خطاب میں مکرم محمود مظفر صاحب نے سورۃ توبہ کی آیت 122 کا حوالہ دیتے ہوئے؛ (ترجمہ۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہو تا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں) فرمایا کہ 3 اپریل 1987ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اسی گروپ کے تیار کرنے کے لئے وقفِ نو کی تحریک کی بنیاد ڈالی تھی۔ جماعت کو واقفینِ نو بچوں میں سے مربیّان کے علاوہ ڈاکٹر، انجینیر، وکیل، استاد اور دوسرے پیشوں کے ماہر لوگوں کی ضرورت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو وقتاً فوقتاً اس کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔

والدین اِن ہدایات کو سُن کر اپنے بچوں کو ان کے مطابق تیار کرنے کی کوشش کریں۔

بچوں کو نصاب یاد کرانے کی غرض سے یہ اجتماع خاص طور پر ''جائزہ نصاب'' پر مشتمل تھا (باقی صفحہ نمبر ۴ پر)

آزادی اور آزادخیالی کی تعریف

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا آزادی کے موضوع پر ایک تبصرہ جو آئن ایڈم سن نے اپنی کتاب ''ایک مردِ خدا'' میں درج کیا

آزادی کے موضوع پر ایک بار پھر ان سے تبادلہ خیال ہوا بلکہ اس کھلی مادر پدر آزادی کے موضوع پر بھی جسے شخصی آزادی اور آزادخیالی کے نام پر جائز قرار دیا جا رہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ آخر بدی کی کوئی تعریف تو ہو گی۔ اس کی کوئی حدود تو ہوں گی۔ بدی کو بدی کہیں گے۔ کیا برائی صرف اس کو کہتے ہیں جو کسی دیکھنے والے کو بُری نظر آئے۔ فرمایا؛

''افراط وتفریط آزادی اور عدم آزادی کی دو انتہاؤں کے درمیان ایک مقام محمود آتا ہے جس کا دوسرا نام اعتدال ہے۔ اعتدال اور میانہ روی کا یہ ارفع مقام دیکھنے کو تو شاید پھیکا نظر آئے لیکن اگر سوچیں تو یہی ایک راستہ ہے جس پر چل کر معاشرے میں حقیقی حسن اور پائیدار توازن پیدا کیا جا سکتا ہے اور اسے خوفناک قسم کے غلط رویوں سے بچایا جا سکتا ہے۔''

''میں سمجھتا ہوں کہ شخصی آزادی کے نام پر حدود سے تجاوز کیا جا رہا ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ برائی کا (یعنی جسے ہم واقعی برائی سمجھتے ہیں) بلا روک ٹوک اور کھلے بندوں ارتکاب کیا جا رہا ہے اور کوئی نہیں جو اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو لوگ اس نام نہاد شخصی آزادی سے بے زار ہیں جس کی آڑ میں یہ بے راہ روی پھیل رہی ہے انہیں چاہیئے کہ ان رجحانات کے خلاف کھل کر اپنی آواز بلند کریں۔ اس کا انہیں بنیادی انسانی حقوق کے تحت پورا حق حاصل ہے۔ مناسب ہو گا کہ ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جائے جو اس بے لگام آزادی کے خلاف موثر اور احسن انداز میں دانائی اور حکمت کے ساتھ نرمی اور ترغیب اور دلائل کے ساتھ صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے تیار ہوں تا کہ لوگوں کو کچھ تو اندازہ ہو کہ وہ اپنے آپ پر ظلم ڈھا رہے ہیں۔''

ضرورت اس بات کی ہے کہ جہاں شخصی آزادی کی بات ہو وہاں عقل و دانش اور حزم واحتیاط کے تقاضوں کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے تا کہ مادر پدر آزادی سے پیدا ہونے والے خوفناک اور دور رس نتائج کا پہلے سے اندازہ ہو جائے۔ کچھ نتائج کے خدوخال تو نظر بھی آنے لگ گئے ہیں مثلاً اہلی زندگی اور اخلاقی قدریں تباہ ہو کر رہ گئی ہیں۔ کہاں تک فہرست بنائی جائے۔ ایک طرف ایڈز کی خوفناک مرض وبائی صورت اختیار کر رہی ہے تو دوسری طرف عمر رسیدہ لوگ بوڑھوں کی قیام گاہوں میں کسمپرسی کی حالت میں زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں۔ جہاں ان کے بچے جھوٹے منہ کبھی کبھار رسمی ملاقات کے لئے آ کر خانہ پُری کر جاتے ہیں۔

تہذیب کو کھلے بندوں خیر آباد کہا جا رہا باقی صفحہ-۳ پر

کامیابی کے چند بنیادی اصول

(شکیل احمد بٹ)

چند سال قبل خاکسار کو ایک مضمون پڑھنے کا موقع ملا جس میں انڈسٹریل مینجمنٹ کے چندبنیادی اصول تحریر کئے گئے تھے۔ جس سے خاکسار کو یہ خیال آیا کہ اگر اس کو احباب کیلئے اس طریق پر بیان کیا جائے کہ جس سے اکثر احباب اس سے مستفیض ہو سکیں۔ خصوصاً جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کیلئے اور عموماً دیگر ذمہ داریوں کیلئے کامیابی کے چندبنیادی اصول ہمیشہ مدنظر رکھنے سے ہمارے کاموں میں نمایاں بہتری آسکتی ہے

☆ہر کام کا آغاز دعا سے کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ’’دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کرسکتی ہے اور مُردہ کو زندہ کرسکتی ہے‘‘۔(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)۔

ایک اور جگہ فرمایا ’’دعا کو مضبوطی سے پکڑلو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کردیگا...جوشخص دعا کو نہیں چھوڑتا اسکے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہروقت حفاظت کرتے ہیں۔،، (دعائیہ خزائن میں ادعیۃ المسیح الموعود صفحہ ۶)

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تمام امور کی کامیابی کے لئے دُعائیہ خطوط لکھنا اور اپنی حاجتوں کو بیان کرنا اور جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نصیحت بیان فرمائی ہے اس پر مضبوطی سے قائم ہونا ضروری ہے۔

’’امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں۔ اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ڈھال ہے... پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں پنہاں ہے،،۔ (خطابات مسرور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ)

☆اپنے ساتھیوں کا انتخاب کرتے وقت نیکی اور اخلاص کو ترجیح دیں۔

☆اپنے لوگوں پر اعتماد کریں کیونکہ اگر آپ ان پر اعتماد نہیں کریں گے تو ان کو فرداً فرداً کام کس طرح سونپیں گے۔

☆اپنے ساتھ کام کرنے والوں میں اعتماد اور ہمت پیدا کریں۔

☆اپنے ساتھیوں میں محنت اور لگن کے جذبے کو اجاگر کریں۔ اور خود بھی محنت کو اپنا شعار بنائیں۔

☆ہر کام کرنے والے کو پتہ ہونا چاہئے کہ اس کی کیا ذمہ داری ہے۔ کیونکہ اچھا ادارہ وہ ہوتا ہے جہاں پر ہر کسی کو پتہ ہو کہ انہوں نے کیا کرنا ہے۔

☆اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کی ذمہ داری واضح طریق سے سمجھا دی جائے۔ تاکہ کام کرنے والے کو کوئی ابہام نہ ہو اور وہ کسی کا کام کرنے کی بجائے اپنا کام کر رہا ہو۔

☆ہر کام کو خود کرنے کی کوشش نہ کی جائے بلکہ جس کا کام ہو اُس کو دیں اس سے ساتھیوں میں اعتماد پیدا ہوگا۔

☆ادارے میں گروپ بندی اور سیاست نہ پیدا ہونے دی جائے۔ اس کے سدِ باب کیلئے ضروری ہے کہ پہلے آپ کو خود انتہائی انصاف اور ایمانداری سے کام کرنا ہوگا۔ اس سے آپ کے ساتھیوں کو یقین ہوگا کہ انہیں اُن کی خدمت کا بہترین اجر ملے گا۔

☆اپنے ساتھیوں کی عمدہ کارکردگی کا مناسب طریق پر حوصلہ افزائی کرنا۔

☆ساتھیوں کی غلطی پر محبت اور پیار سے مناسب طریق اختیار کرتے ہوئے انہیں سمجھائیں۔ اُن کو ہی قصوروار ٹھہرائیں گے تو ان کا اعتماد مجروح ہوگا۔

☆اپنے لوگوں کی تربیت میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں کیونکہ یہ واحد طریقہ ہے۔ جس سے ادارے اور لوگ ترقی کرتے ہیں۔

☆اپنے سے زیادہ علم رکھنے والے لوگوں کے ساتھ کام کرنے سے خوفزدہ نہ ہوں۔ بلکہ ایسے ساتھیوں کی رفاقت سے آپ کی کارکردگی میں نمایاں فرق پڑے گا۔ قابل لوگوں کے آنے سے ادارے کے وقار اور نیک نامی میں اضافہ ہوگا۔

☆ آپ کے کام کے طریقہ کار سے ساتھیوں کو یقین ہو کہ آپ ہر مشکل کے وقت ان کے پیچھے موجود ہیں۔ اور معاملات چلاتے وقت اس بات کی نگرانی ضروری ہے کہ کوئی بیرونی فتنہ ادارے کو نقصان نہ پہنچائے۔

☆ایک اچھا منتظم ہی فیصلہ کرسکتا ہے کہ کونسا طریق بہتر ہے۔ لیکن ساتھ کام کرنے والوں کو اعتماد میں لے کر مختلف طریق اپنائے جائیں۔

☆اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو اپنی سرگرمیوں کے بارے میں آگاہ رکھیں اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو اس بات پر حیران نہ ہوں کہ انہوں نے اچھا کام نہیں کیا۔

☆یاد رہے کہ آپ کی ٹیم کا ہر کن ایسا ہی حوصلہ مند ہے جیسے کہ آپ۔ اگر وہ نہیں ہے تو وہ آپ کی وجہ سے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ زیادہ جوشیلے نظر آئیں تو ان کو ذمہ داری کے تقاضوں کے بارے میں صاف بتادیں۔ اور مثبت بتائیں۔

☆اپنے فیصلوں میں ہم آہنگی کے بارے میں سوچتے ہوئے زندگی نہ گزاریں۔ آپ کوئی جمہوریت نہیں چلا رہے ہیں۔ ساتھیوں سے مشورہ کریں، لوگوں کو سُنیں، گفتگو کریں، دلائل دیں اگر مناسب سمجھیں، مگر فیصلہ خود کریں۔

ساتھیوں سے مشورہ کرنے کی ہدایت تو قرآن حکیم نے بھی دی ہے۔ اور اس پر سب سے بڑھ کر عمل ہمارے آقا و مولا آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ اور اپنے حُسنِ خُلق کے ذریعہ اپنے ساتھیوں کے اندر عظیم قربانیوں کی رُوح پیدا فرمادی۔ سورۂ آل عمران میں اس کے متعلق لکھا ہے کہ {پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہوگیا۔ اور اگر تُو تُندخُو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دُعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کرلے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔} آل عمران ۱۶۰

اس آیت کریمہ میں آنحضرت ﷺ کے نرم دل ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔

اسی طرح سورہ الشوریٰ میں مشورہ کرنے کے متعلق جو ہدایت ملتی ہے اُس سے بھی ہمارے کاموں میں نمایاں مدد ملتی ہے۔ لکھا ہے کہ {اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا طریق یہ ہے کہ اپنے معاملہ کو باہمی مشورہ سے طے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔} الشوریٰ ۳۹

☆آخر میں سب سے بہترین اصول اپنا نیک نمونہ دکھانا ہے۔ اور عمدہ اخلاق سے پیش آنا چاہئے۔ اگر آپ کا معیار بلند ہوگا تو آپ کی سب کوششیں کامیاب ہوں گی۔ انشاء اللہ

یہ نفرت کی دیوار ہے یا سوال نامہ

(ان کے قلم سے)

جرمنی میں آج کل شہریت حاصل کرنے کے قانون میں تبدیلی پر زور شور سے بحث چھڑی ہوئی ہے۔ صوبہ ہیسن نے ایک سو سوالات پر مشتمل امتحانی پرچہ تیار کیا ہے اور صوبہ ورتم برگ نے تیس۔

ان سوالات کا تعلق آزادی، جمہوریت، مذہب، سیاست، تاریخ، اور معاشرے سے ہے۔ سیاسی پارٹیوں کے موقع شناس لیڈر اس صورت حال سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی فکر میں ایک دوسرے سے بڑھ کر بیان داغ رہے ہیں اور پناہ گزین غیر ملکیوں کو تختہ مشق بنایا جا رہا ہے۔ لیکن ایسا بھی نہیں کہ شرافت کا بالکل جنازہ ہی اُٹھ گیا ہو، ابھی انسانی قدروں کی تعظیم کرنے والے موجود ہیں اور اس انارکی کے دور میں بھی حق بات کی تائید کرتے ہیں، ایسے شُرفاء نے بے ہودہ اور بے جا سوالوں کی مذمت کی ہے شہریوں کے سامنے اس قانون کے سوالنامے کے بارے میں اُس وقت دلچسپ صورت حال سامنے آئی جب ایک ٹی، وی پروگرام میں مدعو حکومت کے عہدہ داروں کے سامنے جرمن شہریوں سے مجوزہ سوال اور اُن کے جوابات کی ریکارڈ شدہ فلم دکھائی گئی جس میں اکثر شہری ان کا جواب نہیں دے سکے، پروموٹر نے سوال پوچھا، کیا ان کی شہریت منسوخ کی جائے گی؟، جو کئی نسلوں سے یہاں آباد ہیں، جنھوں نے اسی مٹی سے جنم لیا ہے اگر ان کو جوابات نہیں آتے تو کل پرسوں سے آباد مہاجرین کو اتنی آسانی سے کیسے آجائیں گے۔ صوبہ ہیسن کے سوالات تو معمہ حل کرنے سے کم نہیں، ایک اخبار نے ’’شہریت کی طرف پتھریلا راستہ‘‘ کی سرخی لگائی تو ہمیں مصطفیٰ زیدی مرحوم کا یہ شعر یاد آ گیا۔ (معلوم ہوتا ہے اسی موقعہ کے لئے کہا تھا۔

انہیں پتھروں پر چل کر اگر آ سکو تو آؤ
میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے

پھر مسلمانوں سے سوال نامے میں تفریق کیوں؟ ،مثلاً، دو شادیاں کرنا، لڑکیوں کا اسکول میں تیراکی میں حصہ لینا، زبردستی کی شادی، لڑکیوں پر سختی، اسکول کے ساتھ ٹور پر جانا، دوسروں کی طرح لباس (بیہودہ) پہن سکنا، عورت کہنا نہ مانے تو مارسکنا، ہم جنس پرستی کے بارے میں خیال وغیرہ۔

ہم پوچھتے ہیں کیا کسی غیر مسلم نے اپنی زوجہ کی کبھی پٹائی نہیں کی؟ یا پٹائی کرتے وقت وہ عیسائیت کو چھوڑ بیٹھا تھا یا اس کی اجازت اس نے اپنے مذہبی لیڈر سے یا اپنی مذہبی کتب سے لے لی تھی۔ کیا حکومت نے اس بات کا سروے کروا لیا ہے کہ عیسائی زیادہ پٹائی کرتے ہیں یا مسلمان، جس کی بنا پر یہ سوال صرف مسلمانوں سے کیا جا رہا ہے۔ کیا ہم جنس پرستی کے بارے میں سوال شرفِ انسانیت کے لئے باعث ننگ نہیں۔ مذہبی لیڈروں نے تو اس طرح کے سوالات کی مذمت کی ہے، سیاسی لیڈروں کو (سب نہیں) یہ کیا سوجھ رہی ہے، وہ صرف ووٹ حاصل کرنے کے لئے یہ ڈرامہ رچا رہے ہیں۔ مگر انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس طرح وہ شہریوں کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی کر رہے ہیں۔ انسان جو بوئے گا وہی کاٹے گا، نفرت سے نفرت ہی جنم لے گی محبت نہیں پیدا ہوگی۔

(سوال نامہ کے لئے دیکھیں۔ islam.de/4401.php
(wikipedia.org/wiki/einb)

ذہین وفہیم

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زرعی فارمز کے معائنہ کے لیے سندھ آنا ہوتا تو ہمیشہ چناب ایکسپریس کے سیکنڈ کلاس میں سفر فرماتے اور اکثر پہلے کراچی تشریف لے جاتے پھر وہاں سے موٹر کار میں سندھ آمد ہوتی۔ اُن دنوں سیکنڈ کلاس آجکل کے سلیپر کی طرح رات کے وقت چار برتھوں پر مشتمل ہوتا جبکہ دن کے وقت چھ سیٹر بن جایا کرتا تھا چناب ایکسپریس صبح چھ بجے کے قریب حیدر آباد پہنچا کرتی تھی اور کراچی تقریباً 10 بجے۔ اس طرح جماعت حیدر آباد کو حضور انورؓ اور قافلہ کو ناشتہ کرانے کی سعادت حیدر آباد اور کوٹری جنکشنوں کے درمیان حاصل ہوجاتی۔ ایک بار ایسا ہوا کہ حضور اپنے تین حرم کے ساتھ سیکنڈ کلاس میں ربوہ سے کراچی تشریف لے جا رہے تھے ملتان سے کسی احراری کو شرارت سوجھی کہ مرزا صاحب اپنی تین حرم کے ساتھ سیکنڈ کلاس میں سفر کر رہے ہیں ملتان سے تو اب موقعہ نہیں رہا کہ رات ہو رہی ہے اور اب یہ کمپارٹمنٹ چار برتھوں میں تبدیل ہو گیا ہے البتہ حیدر آباد جا کر صبح ہو جائے گی اگر وہاں پر کسی کو تیار کیا جائے کہ وہ اس کمپارٹمنٹ میں جا کر بیٹھے تو اس طرح مرزا صاحب کو پریشان کیا جاسکتا ہے چنانچہ ہائیکورٹ کے ایک جج کو تیار کیا گیا جو گاڑی کے حیدر آباد پہنچنے پر اس ڈبہ میں سوار ہونے کے لیے پہنچ گیا (خاکسار حیدر آباد اسٹیشن پر موجود تھا) ان دنوں حضور کے پرائیوٹ سیکرٹری مکرم غلام محمد اختر صاحب مرحوم تھے جو ریلوے کے بہت بڑے عہدے سے ریٹائر ہوئے تھے اور ابھی ان کو اپنے تعلقات پر ناز تھا، جب کہ مکرم بابو محمود احمد صاحب جو اس وقت تمام پاکستان ریلوے میں سنٹر ہیڈ کلرک تھے اور حیدر آباد میں ڈیوٹی بھی تھی وہ اپنے طور پر پُر اعتماد تھے ادھر جج صاحب بضد تھے کہ ان کی آج ہائیکورٹ میں ڈیوٹی ہے اور لازمی جانا ہے اور اسی ڈبہ میں جانا ہے۔ مندرجہ بالا دونوں حضرات نے پہلے تو اپنے اپنے تعلقات آزمائے مگر جج صاحب بضد رہے پھر اُن کو پیشکش کی گئی کہ ہم آپ کو فرسٹ کلاس کا ٹکٹ دیتے ہیں آپ وہاں تشریف لے جائیں، تب پتہ چلا کہ شرارت تھی جب انہوں نے یہ آفر بھی ٹھکرا دی، وہ سوار ہونے اور خدام انہیں روکنے کی کوشش کیے جا رہے تھے معاملہ قانون کا تھا اور قانون جج کے ساتھ تھا آخر حضرت مصلح موعودؓ نے اس بے چینی کو بھانپ کر دریافت فرمایا کیا بات ہے کیسا شور ہے اور جب حضرت مصلح موعودؓ کو بتایا گیا کہ ایک جج صاحب بضد ہیں کہ اب یہ کمرہ 4 کی بجائے 6 کا ہو چکا ہے اور وہ اسی میں سفر کریں گے تو حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا میرے دو بیٹے قافلے کے ساتھ تھرڈ کلاس میں سفر کر رہے ہیں ان کے حیدر آباد سے کراچی سیکنڈ کلاس کے ٹکٹ بنواؤ اور اُن کو یہاں لے آؤ فوراً ایسا کیا گیا، اب قانون جج صاحب کے خلاف تھا اور ان کو ڈائننگ کار کی ٹائلٹ میں شرمندگی کی وجہ سے چھپنا پڑا اور پھر اسی ڈبہ میں کراچی جانا پڑا۔

یہ تھا وہ ذہین وفہیم پسر موعودؓ، جس کا ذکر پیشگوئی میں ہے۔

(مرسلہ، منور احمد خالد، کوبلنز)

بقیہ۔ آزادی اور آزاد خیالی

ہے۔ ان اعلیٰ قدروں کو جنہیں بنی نوع انسان نے ہزار ہا سال کے تجربے کے بعد دریافت کیا تھا بڑی دیدہ دلیری سے پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔ مزے لوٹنے کی ایک بے مہابا دوڑ ہے۔ جس کی کوئی حد ہے نہ انتہا۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ سب کچھ آزادی اور آزاد خیالی کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ ہر طرف سے ”ھل من مزید“ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ لذت کی بھوک ہے کہ مٹنے میں نہیں آتی جو انسانی قدروں کو کھائے جا رہی ہے۔ لیکن سوچئے تو لذت کے حصول کی اس دوڑ کی بھی کچھ نہ کچھ حدود ہیں۔ کچھ قیود ہیں۔ ان حدود سے ذرا سا تجاوز بھی دوسروں کے حقوق، خاص طور پر ان کے حصول لذت کے حق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہو گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم، لوگوں کی مناسب تربیت کریں۔ ان میں شعور پیدا کریں کہ صبر اور تحمل نام کی بھی کوئی چیز ہے اور لذت کی بھی کوئی اخلاقی حدیں اور سرحدیں ہیں جن کو پار نہیں کیا جانا چاہئے۔ اگر محدود حصول لذت اور محبت اور نفرت کا مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو یوں فرض کرلیں کہ بات جائیداد کی ہو رہی ہے۔ اس سے سارا مسئلہ آسانی سے ذہن میں آجائے گا۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ احمدی حضرات اپنی کاروں پر ایک مختصر سا سٹکر لگایا کرتے ہیں یعنی ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ یہ نعرہ اور پیغام (حضرت خلیفہ ثالث (رحمہ اللہ) نے جماعت احمدیہ کو دیا۔ آپ نے فرمایا ”میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہر احمدی صدق دل سے اس پیغام پر یقین رکھتا ہے، یعنی محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“۔ دراصل یہی یہ مقام ہے جہاں صحیح ایمان کا آغاز ہوتا ہے“۔ پھر فرمایا: لیکن اگر کوئی شخص بُرائی سے باز نہ آئے تو اس سے محبت آسان نہیں ہوتی۔ کیونکہ بالآخر بُرا اور بُرائی ایک ہو کر رہ جاتے ہیں اور دونوں میں تمیز مشکل ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں ہم پر فرض عاید ہو جاتا ہے کہ ہم اللہ کے حضور دُعا کا سہارا لیں اور اُس کے حضور عاجزانہ التجا کریں، وہ بُرے کو بُرائی سے نجات دے دے، لیکن اگر بُرا بُرائی سے باز نہ آئے تو پھر اس کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں جو اس کے احتساب کے لئے کافی ہے“۔

(کتاب ”ایک مرد خدا“ صفحہ 242,239)

امن عالم کے لیئے دُعا

1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبات میں خلیج کی جنگ کا تجزیہ کیا اور دنیا کو نصائح فرمائیں، اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو دعاؤں کی تلقین کی، آپ کے خطبہ جُمعہ مورخہ 18 جنوری 1991ء سے ایک اقتباس قارئین کی یاد دھانی کے لیئے پیش کیا جا رھا ھے۔

میں جماعت احمدیہ کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ امن عالم کے لئے دعا کریں اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ ہم تو حضرت اقدس محمد ﷺ کے پیغام کے بھی عاشق

> اے زمین و آسمان کے مالک؛ کبھی دنیا میں کوئی تیرا ایسا عاشق پیدا نہیں ہوا جیسے حضرت اقدس محمد ﷺ تھے

ہیں۔ آپ کے نام کے بھی عاشق ہیں کیونکہ اے آقا! وہ تیرا عاشق تھا۔ اے زمین و آسمان کے مالک کبھی دنیا میں کوئی تیرا ایسا عاشق پیدا نہیں ہوا جیسے حضرت اقدس محمد ﷺ تھے۔ پس ہمیں تو آپ کے نام سے، آپ کے کام سے، آپ کی ذات سے، آپ کے سلسلے سے محبت ہے اور آپ کو تمام بنی نوع انسان سے محبت تھی۔ آپ تمام عالم کے لئے، تمام عالمین کے لئے رحمت بنائے گئے تھے۔ پس ہماری آپ کی ذات سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم تمام بنی نوع انسان کے غم میں گھلیں اور ان کے لئے بہتری کے سامان کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارے پاس دُعا کے سوا کچھ نہیں۔ ہم ایک کمزور اور نہتی جماعت

> اے اللہ! اس آقا کی قوم پر رحم فرما اور تمام بنی نوع انسان پر رحم فرما اور عالمی مصائب سے اُن کو بچالے

ہیں۔ ایک مظلوم جماعت ہیں لیکن ہم محمد ﷺ کے نام پر تیرے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور گڑگڑا کر دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اس آقا کی قوم پر رحم فرما اور تمام بنی نوع انسان پر رحم فرما اور عالمی مصائب سے اُن کو بچالے خواہ وہ انسانی غلطیوں کے نتیجے میں ہیں یا بعض ایسی تقدیروں کے نتیجے میں جن کو ہم نہیں سمجھ سکتے اور جو کچھ بھی ہو اس کے نتیجے میں فتح ہو تو اسلام کی فتح ہو، فتح ہو تو انسانیت کو فتح ہو۔ وہ کھوئی ہوئی اخلاقی قدریں جو مشرق سے بھی مٹ چکی ہیں اور مغرب سے بھی مٹ چکی ہیں وہ دوبارہ دنیا میں ابھریں اور دوبارہ دنیا پر غالب آئیں۔ اے خُدا! اس وعدے کو پورا فرما جس کا تو نے قرآن میں ذکر فرمایا ہے کہ تو نے اس لئے محمد مصطفیٰ ﷺ کو دنیا میں مبعوث فرمایا تھا کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (سورۃ الصف: آیت 10) تاکہ اس کو اور اُس کے دین کو تمام دنیا کے ادیان پر غالب کرے۔ پس ہم کسی قوم کی فتح کی دُعا نہیں مانگتے۔ ہم سچائی کی فتح کی دُعا مانگتے ہیں، ہم اسلام کی فتح کی دعا مانگتے ہیں، ہم انسانی قدروں کی فتح کی دُعا مانگتے ہیں۔ اے خُدا! آج اگر ہماری دُعاؤں کو تو نے نہ سنا تو اس دنیا کی نجات کا کوئی سامان نہیں ہے۔ پس ہم اپنے کامل خلوص اور کامل عجز کے ساتھ تیرے حضور سجدہ ریز ہیں اور گریہ کناں ہیں، ان غلاموں کی، محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلاموں کی التجاؤں کو سُن اور دُنیا میں وہ پاک انقلاب برپا

> پس ہم اپنے کامل خلوص اور کامل عجز کے ساتھ تیرے حضور سجدہ ریز ہیں اور گریہ کناں ہیں

فرما جس کی خاطر تو نے ہمیں بھی قائم فرمایا ہے۔ وہ عظیم روحانی اور عالمی انقلاب برپا فرما اور ہمیں اپنی آنکھوں سے دکھا دے کہ وہ تیرے سارے وعدے سچے نکلے جو وعدے اس انقلاب سے تعلق رکھتے ہیں کہ جو ”آخرین“ کے ذریعہ دُنیا میں برپا ہوگا اور وہ آخرین ہم ہیں۔ اے ہمارے آقا! تو نے ہمیں مبعوث فرمایا ہے اس لئے اپنے وعدوں کی لاج رکھ اور ہمارے ہاتھوں وہ روحانی انقلاب برپا کردے، یعنی ہماری دُعاؤں کے طفیل، جس انقلاب کے بغیر دُنیا بچ نہیں سکتی۔

اللہ تعالیٰ ہماری ان عاجزانہ دُعاؤں کو سُنے اور ہمیں توفیق بخشے۔

اس سلسلے میں ایک اور ضروری نصیحت ہے کہ دُعا کے ساتھ مُصیبتوں میں صدقات کا بھی حکم ہے۔ میں نے جب عالم اسلام کے موجودہ حالات پر غور کیا تو میری توجہ افریقہ کے اُن بھوکوں کی طرف مبذول ہوئی جو وسیع علاقوں میں جو کئی ملکوں پر پھیلے پڑے ہیں۔

(خلیج کی جنگ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا تجزیہ، شائع کردہ نظارت نشر و اشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان، صفحہ 48، 49)

> دُعا کے ساتھ مصیبتوں میں صدقات کا بھی حکم ہے

V 11 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 4
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

خبریں

شہریت کے قانون پر بحث

ولف گانگ بوش باخ (Wolfgang Bosbach) جو کرسچن ڈیموکریٹ یونین اور کرسچن سوشل یونین (CSU/CDU) سیاسی پارٹیوں کے قومی معاملات کے ڈپٹی لیڈر ہیں اور الیکشن کے دوران داخلی معاملات کے ذمہ دار ہیں، نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ریاست کو شہریت کے امیدوار سے یہ پوچھنے کا حق حاصل ہونا چاہئے کہ اُس نے جرمنی کے بارے میں اپنی معلومات میں اضافے کے لئے کیا کوششیں کیں ہیں۔انہوں نے مزید کہا" کہ شہریت کا اعزاز حاصل کرنا کسی کلب میں داخلے کے مترادف نہیں ہے"۔صوبہ رائین لینڈ کے وزیر اعلیٰ (Christoph boehr) جن کا تعلق "کرسچن ڈیموکریٹ یونین" سے ہے نے اپنے نقطہ نظر کو بیان کرتے ہوئے کہا" کہ جرمنی کی بنیادی معلومات پر مشتمل ایک کتاب ہونی چاہئے"۔اُن کی اس بات کی حمایت صوبہ سارلینڈ کے وزیر" پیٹر میولر" نے بھی کی جن کا تعلق اسی سیاسی پارٹی سے ہے۔" جرمن اسلامی کونسل" نامی تنظیم نے صدر جرمنی جناب ہورسٹ کیولر سے اپیل کی ہے کہ وہ ذاتی طور پر اس بحث میں حصہ لیں۔کونسل کے صدر جناب علی نے نیوز ایجنسی کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ صدر کے اس طرح دلچسپی سے معاملہ آسان ہو جائے گا۔جناب علی نے کہا" کہ مسلمانوں کے لئے بنائے گئے سوال نامہ کے نتیجہ میں یہ معاشرے سے کٹ کر رہ جائیں گے۔جرمن پروٹسٹنٹ چرچ کے چیئرمین جناب" ولف گانگ ہوبر" نے جرمن ریڈیو کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ شہریت کے امید واروں سے ایسے سوال کرنا کوئی صحیح طریق نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ صوبہ" باڈن ویورٹم برگ" کے سوال نامہ سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو ایک علیحدہ گروپ قرار دے کر ان کے ساتھ زیادتی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔صوبہ ہیسن کا سوال نامہ" ذہنی آزمائش" کا پروگرام لگتا ہے۔

قومی سرمایا کار ایسوسی ایشن (BDA) کے ایکزیکٹو سیکرٹری نے کہا ہے کہ سرمایہ کار جرمن شہریت کے حصول میں آسانی پیدا کرنے کے حق میں ہیں۔انہوں نے کہا کہ 2005ء کے شہریت کے قوانین اس قابل نہیں ہیں کہ وہ غیر ملکی سرمایا کاروں اور فنی ماہرین کی جرمن آنے میں حوصلہ افزائی کریں۔ایسوسی ایشن اس حق میں ہے کہ فنی ماہرین کی موجودہ آمد (84000) یورو میں کمی کی جائے،مزید یہ کہ امریکہ اور کینیڈا کی طرح پوائنٹ سسٹم نافذ کیا جائے۔

(DGB) فیڈریشن آف یونین کے لیڈر جناب "سمر" (sommer) نے شہریت کے لئے امتحان کی مخالفت کی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ کوئی جرمن میں پیدا ہوا ہو یا باہر سے آکر بسا ہو ،بس اس سے دو باتوں کی توقع ضروری ہے،ایک یہ کہ وہ جرمن قانون پر عمل کرے اور اس کا احترام کرے ،دوسرے جرمن زبان میں بات چیت کر سکے۔

صوبہ ہیسن کی حکومت کے ایک ترجمان نے اپنے بیان میں کہا کہ شہریت کے امیدوار کے لئے اتنا کافی نہیں کہ وہ صرف جرمن زبان جانتا ہو بلکہ اسے مختلف قوانین کے پیراگراف اور تحریرات سے نبرد آزما ہونا پڑے گا

ایرلائنز پر پابندی

یورپین کمیشن نے حفاظتی تدبیر کے طور پر افریقہ اور ایشیا کی نوے (90) ایرلائنز کے لئے یورپین یونین کے ملکوں میں ایرپورٹ کو استعمال کرنے پر پابندی لگا دی ہے۔جب کہ تین مزید ایرلائنز کے کچھ خاص قسم کے طیاروں کو بھی داخلے کی اجازت نہ ہو گی۔اس میں گنی،لائبیریا،کانگو،افغانستان،تھائی لینڈ کی ایرلائنز شامل ہیں۔کمیشن نے پچیس یورپین ممالک سے ماہرین کی خدمات حاصل کرنے پر بھی اتفاق رائے کیا ہے۔کمیشن نے امید ظاہر کی ہے کہ یہ پابندیاں اُن ایرلائنز کی تجارت میں سدّ راہ ثابت ہوں گی جو ان ملکوں میں رجسٹر ہوں گے جن میں حفاظتی اقدامات پر توجہ نہیں دی جاتی۔بکنگ ایجنسیز کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ مسافروں کی راہنمائی کرتے ہوئے انہیں اچھی ایرلائنز کے بہتر ہوائی جہازوں کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔یورپین کمیشن نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ چین اور ویتنام سے درآمد کئے گئے جوتوں پر پنلٹی کسٹم ڈیوٹی لگا دی جائے گی۔

ورلڈ کپ فٹ بال ٹورنامنٹ

جرمن وزیر دفاع نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ورلڈ کپ ٹورنامنٹ میں سات ہزار جرمن فوجی حفاظتی اقدامات میں حصہ لیں گے۔اس تعداد سے وزیر داخلہ نے اتفاق رائے کا اظہار کیا ہے۔یہ فوجی ایمبولینس سروس، بم ناکارہ بنانے والے اسکواڈ،شیفر گٹے،ہیلی کاپٹر،اور جنگی جہازوں کے ذریعہ حفاظتی اقدامات میں حصہ لیں گے۔

ٹیلی فون بوتھ پر پابندی

تعلیم اور سائنس یونین نے ایک بیان میں اسکولوں کے اندر ٹیلی فون بوتھ پر پابندی کی مخالفت کی ہے۔G.E.W کے ڈپٹی چیرمین نے کہا کہ اس طرح کی پابندی حقیقی مسائل کو اسکولوں کی چار دیواری سے باہر دھکیل دے گی اور پھر انہیں حل کرنا مزید مشکل ہو جائے گا

برڈ فلو کی روک تھام

وفاقی وزیر صحت کے ایک بیان کے مطابق برڈ فلو بیماری سے مقابلے کے لئے وفاقی حکومت تحقیقی کام پر ساٹھ ملین یورو خرچ کرے گی۔

ڈرائیونگ لائسنس برائے یورپ

یورپین یونین کے وزیر برائے" نقل و حمل" نے پچیس یورپین ملکوں کے لئے ایک ہی ڈرائیونگ لائسنس کی تجویز بغیر کسی مخالف ووٹ کے برسل شہر میں ہونے والے اجلاس میں پاس کروالی ہے۔یہ لائسنس پندرہ سال کے لئے کارآمد ہو گا پھر اس کی تجدید کروائی جاسکتی ہے۔

موبائل فون پر پابندی

صوبہ بائرن کی حکومت نے اسکولوں میں موبائل فون کے استمال پر پابندی لگا دی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ فساد اور بیہودگی میں اضافہ ہو رہا تھا۔اساتذہ کی یونین نے اس اقدام پر تنقید کی ہے۔ایک یونین کے نمائندے جناب شمڈ (schmidt) نے اپنے بیان میں کہا کہ اس طرح ایک لمبی بحث کا دروازہ کھول دیا گیا ہے جس کا نتیجہ کچھ نہ نکلے گا۔ایس،پی،ڈی سیاسی پارٹی کے صوبائی اسمبلی کے رکن نے اپنے تبصرے میں کہا کہ وقفہ کے دوران بھی پابندی مناسب نہیں۔

فارغ عوام سے سلوک

جرمنی میں سیاسی پارٹیوں کے اشتراک سے بنی ہوئی حکومت فارغ ملازمین کے موجودہ قانون (Hartz,IV) میں ترمیم کرتے ہوئے اُن کے الاونس میں کمی کرنے پر غور کر رہی ہے۔حکومت کا موقف ہے کہ کچھ لوگ جو عرصہ سے فارغ ہیں اس قانون سے ناجائز فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ایسی ٹیمیں تشکیل دی جائیں گی جو کسی وقت فون کر کے پوچھ سکتی ہیں کہ وہ اس وقت کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔یہ بھی ممکن ہے کہ انہیں (پارکوں،سڑک کی صفائی وغیرہ) کام پر بھجوا دیا جائے۔

گیس کار کے ذریعہ بچت

وفاقی حکومت گیس کار کی تکنیک پر پانچ سو ملین یورو خرچ کرے گی جس سے ایک اعشاریہ دو بلین یورو بچت ہو گی

(ان خبروں کے حصول کے لئے انٹرنیٹ کے ویب، جرمن نیوز www.germnews.de سے مدد لی گئی)

بقیہ ۔اجتماع واقفین نو و واقفات نو ریجن ہیسن ویسٹ

گروپوں کی صورت میں تمام بچوں اور بچیوں کا اُن کی عمر کے مطابق جائزہ نصاب لیا گیا۔

وقفہ طعام کے بعد نماز ظہر وعصر با جماعت ادا کی گئیں۔

واقفات نو کی طرف سے عزیزہ ایمن وسیم نے تلاوت کی جبکہ عزیزہ وجاہت ظفر نے نظم پڑھی۔اختتامی خطاب میں مکرم محمود مظفر صاحب نے فرمایا" واقفین نو بچوں کو اپنے لئے اور والدین کو اپنے بچوں کیلئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ اسلام کی خدمت کی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق دے۔واقفین نو بچوں کو چاہئے کہ اسلام کی خدمت کیلئے اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کریں،سکولوں میں محنت سے پڑھیں تا کہ اچھے سکولوں میں جا کر پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کر سکیں،محنت کے ساتھ ساتھ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کا خط ضرور لکھا کریں۔

اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے شعبہ وقف نو کی طرف سے تمام کارکنان اجتماع کا شکریہ ادا کیا گیا۔اور اختتامی دعا سے قبل تمام بچوں میں اسناد اور میڈل تقسیم کئے گئے۔

اجتماع میں 40 واقفین نو 25 واقفات نو کے علاوہ 45 والدین اور 16 زائرین نے شرکت کی۔

آخر پر دعا کی درخواست ہے کہ۔خدا ہماری حقیر کوششوں کو کامیاب کرے،آمین۔

(رپورٹ۔نرگس ظفر،ریجنل معاونہ وقف نو ہیسن ویسٹ)

بقیہ ۔آنحضرت ﷺ کی سیرت پر پروگرام

زندگی پر ایک اقتباس بعنوان" Refert Über Das Buch Der Weg MOHAMMADS" کی کاپیاں حاضرین میں تقسیم کی گئیں۔اس کے علاوہ پیارے نبی ﷺ کی ذات مبارک پر کیئے جانے والے اعتراضات کے جواب بھی دیئے گئے نیز جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کروایا گیا۔حاضرین نے انٹرنیٹ پر جماعت کا ویب سائٹ ایڈرس وصول کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام احمدیت کا پیغام جلد از جلد دوسروں تک پہنچانے کی توفیق دے اور ہماری حقیر کوششوں کو ثمر آور کرے،آمین

(رپورٹ۔عبدالماجد سلیم،صدر جماعت فرنکن تھال)